

قرآن کی فریاد

اپنے ماننے والوں سے

از

شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت علامہ مفتی محمد فضل رسول صاحب سیالوی

مدظلہ العالی

ناشر

دارالعلوم غوثیہ رضویہ جامع مسجد نور اندرون جنرل بس اسٹینڈ سرگودھا

ابتدائیہ

یہ فتویٰ لکھنے کی ضرورت اس لیے پڑی کہ اس سے قبل رسالہ سیفِ نعمان میں تمام اہلِ منہاج سے دس سوال کیے گئے تھے۔ ان سوالوں کی روشنی میں اہلِ منہاج پر فرض تھا کہ مسٹر طاہر کا شرعی حکم بیان کرتے لیکن طویل عرصہ تک ان کی طرف سے خاموشی رہی جس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ اہلِ منہاج نے نہ تو ان سوالات کا انکار کیا اور نہ ہی ان میں اتنی اخلاقی اور مذہبی غیرت وحمیت ہے کہ مسٹر طاہر کے متعلق شرعی حکم بیان کریں۔ اب ہم پر فرض ہو گیا کہ مسلمانوں کو فرقہ طاہریہ کے فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لیے اس کا شرعی حکم بیان کریں تا کہ حجت تام ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کو شریعت کے مطابق اعلانیہ توبہ کی توفیق عطا فرمائے بصورتِ دیگر مسلمان بھائیوں کو اس کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

قرآن کی فریاد

نحمدہ ونصلی ونسلم علی من نزل علیہ القرآن لیکون للعالمین

بشیرا ونذیرا وعلیٰ آلہ واصحابہ الکاملین وعلی اتباعہ وعلی التابعین

لھم باحسان الی یوم الدین ۔ اما بعد!

تمام اہلِ کتاب جو حضور ﷺ پر ایمان نہیں لائے قرآن مجید فرقان حمید نے بلا تفریق ملک ووطن ان کے کفر کا بار بار اعلان فرمایا۔ اور مسٹر طاہر نے ادارہ منہاج القرآن میں کرسمس کی تقریب منعقد کی۔ تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کہا:

آج کی یہ تقریب جو کرسمس سیلیبریشن کے سلسلے میں تحریک منہاج القرآن کی طرف سے اور مسلم کرسچین ڈائیلاگ فورم (MCDF) کی طرف سے منعقد ہوئی ہے جس میں ہمارے مسیحی بھائی اور ان کے مؤقر اور محترم رہنما ان کے دیگر مذہبی اور سماجی نمائندگان پادری صاحبان اور دیگر مسیحی برادری سے تعلق رکھنے والے ہمارے مرد اور خواتین حضرات اس دعوت پر تشریف لائے ہیں میں صمیم قلب سے کرسمس پروگرام میں شرکت پر ان کی آمد پر خصوصی خوش آمدید کہتا ہوں اور کرسمس کے اس مبارک موقع پر مبارک پیش کرتا ہوں۔

کرسمس کی تقریب مسیحی دنیا میں اور مسیحی عقیدہ میں وہی اہمیت رکھتی ہے جو اسلامی عقیدے میں عید میلادالنبی کی اہمیت ہے۔ ۱۲ ربیع الاول کو مسلمان عید میلادالنبی مناتے ہیں۔ میلاد Birth کو کہتے ہیں۔ یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا یوم میلاد، یوم پیدائش پوری دنیا میں منایا جاتا ہے اور ہمارے مسیحی بھائی اور بہنیں پوری دنیا میں دسمبر کی اس تاریخ کو حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام حضرت یسوع مسیح علیہ السلام ان کی ولادت اور پیدائش کا دن یعنی یوم عید یسوع مسیح علیہ السلام مناتے ہیں۔ تو نتیجہ دراصل ان دونوں پروگراموں کی ایک ہے۔ لہٰذا یہ بھی ایک قدر مشترک ہے۔ اور مسلمان اسلامی عقیدے کے مطابق اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا، کلمہ پڑھنے کے باوجود،

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے تمام ارکان ادا کرنے کے باوجود قرآن مجید پر ایمان رکھنے، اسلام کی جملہ تعلیمات پر ایمان بھی رکھے اور عمل بھی کرے مگر ان تمام ایمان کے گوشوں، تقاضوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے باوجود اگر وہ صرف ایک شِق کا انکاری ہے وہ یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی نبوت کا، رسالت کا، آپ کی بزرگی کا، آپ کے معجزات کا، آپ کی کرامت کا، آپ کی عظمت کا اگر وہ ان کے کام کا اور ان کی بعثت کا اور ان کی وحی کا، ان کے پیغام کا اگر وہ انکار کرے اور کہے کہ میں ان کو نہیں مانتا تو تمام ایمان مختلف حقائق پر لائے ہوئے اس کو فائدہ نہیں دیں گے وہ ان سب کے ماننے کے باوجود کافر تصور ہوگا۔[1]

پوری دنیا میں جب تقسیم کی جاتی ہے تو بی لیورز (Believers) اور نان بی لیورز (Non Believers) کی تقسیم آتی ہے۔ نان بی لیورز کو کفار کہتے ہیں علمی اصطلاح میں۔ اور بی لیورز ان کو کہتے ہیں جو اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر، آسمانی کتابوں پر، پیغمبروں پر ایمان لاتے ہوئے۔ مذہب ان کا کوئی بھی ہو۔ تو جب بی لیورز اور نان بی لیورز کی تقسیم ہوتی ہے تو یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان یہ تین مذاہب بی لیورز میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے۔ اور جو کسی بھی آسمانی کتاب پر، آسمانی نبی اور پیغمبر پر ایمان نہیں لاتے وہ نان بی لیورز کے زمرے میں آتے ہیں۔ اور بی لیورز کی پھر آگے تقسیم ہے اہلِ اسلام اور اہلِ کتاب کی۔ تو خود قرآن کریم میں کفار کے لیے احکام اور ہیں اور اہلِ کتاب کے لیے احکام اور ہیں۔ تو قرآن مجید کا اگر گہرائی سے مطالعہ کیا جائے اور سنتِ محمدی ﷺ کا، حضور علیہ السلام کی تعلیمات کا تو واضح طور پر یہ جو رشتہ اور تعلق ہے ایمان، وحیِ آسمانی اور آخرت پر ایمان لانے کا، انبیاء، رسل اور پیغمبروں اور اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر ایمان لانے کا، جزا اور سزا پر ایمان رکھنے کا علیٰ ھذا القیاس یہ وہ مشترکات ہیں جن کی بنیاد پر یہ دو عقیدے اور مذہب بہت قریب ہو جاتے ہیں۔

آپ اپنے گھر میں آئے ہیں قطعاً کسی دوسری جگہ پہ نہیں۔ آپ کی عبادت کا وقت ہو

---

[1] قول: جیسا کہ ان سب حقائق کو مانتے ہوئے موجودہ عیسائیت کو کفر نہ ماننے والا کافر ہو جاتا ہے۔ محمد فضل رسول۔

جائے۔ تو ابھی مسلمان عبادت مسجد میں کریں گے اگر آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے تو مسجد منہاج القرآن کسی ایک وقت کے ایونٹ (event) کے لیے نہیں کھولی تھی ابد الآباد تک آپ کے لیے کھلی ہے۔ یہ اس لیے نہیں کھولی تھی کہ ایک وقت کوئی سیاسی کام تھا یا سیاسی دور تھا یا شاید کوئی سمجھے کہ سیاسی ضروریات میں سے تھی اب تو میری کوئی سیاسی حاجت نہیں ہے آپ سب کو اس بیان سے بری الذمہ کرتے ہوئے اب تو جو یہ سیاست کے اوپر غالب ہے میں تو انہیں جوتے کی نوک سے ٹھکرا چکا ہوں۔ جوتا مار چکا ہوں۔ کوئی ضرورت نہیں ہے سیاست کی۔ اب بھی اگر آپ کو بلایا اور ویلکم کیا ہے اور تقریب منعقد کی اور مسجد کھلے رہنے کا بھی اعلان کیا ہے تو اس کا مطلب ہے ہمارا کوئی اقدام کسی غرض پر مبنی نہیں ہوتا ہمارے ایمان پر مبنی ہوتا ہے۔ شکریہ۔ (CD مسٹر طاہر)۔

ماہنامہ منہاج القرآن میں لکھا ہے تحریک منہاج القرآن کے کانفرنس حال میں پروگرام کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے قرآن پاک اور بائبل مقدس کی تلاوت سے ہوا۔ تحریک منہاج القرآن کے نائب امیر بریگیڈیر (ر) اقبال احمد خان نے استقبالیہ کلمات پیش کیے اس کے بعد شاہین مہدی اور منیر بھٹی نے کرسمس کے گیت گائے اور مسیحی برادری کی نظمیں پڑھیں۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر رحیق احمد عباسی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم پیدائش منانا ہمارے ایمان کا حصہ ہے (ماہنامہ منہاج القرآن فروری 2008ء صفحہ 73)۔

مسٹر طاہر کے ایک مجمع میں اس کے استقبال کے موقع پر کثرت سے یہ نعرہ لگایا گیا: مسلم مسیحی بھائی بھائی، مسلم مسیحی بھائی بھائی (CD)۔

ذیل میں وہ آیات ذکر کی جاتی ہیں جو پکار پکار کر اپنے ماننے والوں کو جھنجوڑ رہی ہیں کہ مسلمانوں تمہارے جیتے جی مسٹر طاہر میرے ساتھ کیا سلوک کر رہا ہے آپ کب جاگیں گے؟ افسوس کہ مسٹر طاہر نے جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صرف سیاسی خلیفہ قرار دیا امام باڑوں میں جا کر تقریریں کیں، سنی شیعہ بھائی بھائی کے نعرے لگوائے اور یہ راگ الاپا کہ جو شیعہ سنی کو دو کرے اسے دو کر دو، حب علی (رضی اللہ عنہ) کے نام پر رافضیت کا مکمل لبادہ اوڑھ لیا اور دیوبندیوں کے پیچھے نمازیں پڑھنے کا فتویٰ دیا تو ہم لوگ عوام کالانعام کو سمجھانے میں سخت

دشواری پاتے تھے لیکن اب نوبت مسلم مسیحی بھائی بھائی تک پہنچ چکی ہے۔

اہلِ کتاب کے کفر پر آیاتِ قرآنی

﴿1﴾۔ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِؕ-فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ (پارہ ۳ آیت ۶۴ آل عمران) اے محبوب تم فرماؤ اے اہلِ کتاب ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے، یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنا لے اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں۔ تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔

یہ آیت کریمہ پکار رہی ہے کہ اے اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اور کسی کو خدا نہ مانو جس طرح کہ مسلمان صرف اور صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں اور اسی ایک اللہ کو رب مانتے ہیں۔ تو کیا یہود و نصاریٰ نے اللہ کریم ﷺ کا حکم مانا؟ اس کا جواب نفی میں ہے کیونکہ قرآن مجید اعلان فرماتا ہے۔

﴿2,3﴾۔ وَ قَالَتِ الْیَهُوْدُ عُزَیْرُ ﰳابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰهِؕ-ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْۚ-یُضَاهِــٴُـوْنَ قَوْلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُؕ-قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ﳰ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ۔ اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَۚ-وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوْۤا اِلٰهًا وَّاحِدًاۚ-لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَؕ-سُبْحٰنَهٗ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ (پارہ ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۳۰۔ ۳۱)۔ یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ بولے مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں اگلے کافروں کی سی بات بناتے ہیں اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں انہوں نے اپنے جوگیوں اور پادریوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا اور مسیح ابن مریم کو اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔

ان آیات سے واضح ہو گیا کہ یہودی اور عیسائی مشرک و کافر ہیں کہ انہوں نے حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام کو خدا مانا اور ان کی پوجا کی اور اسی طرح

عیسائیوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو خدا بنایا اوران کی پوجا پاٹ کی۔ اور مسٹر طاہر کہتا ہے کہ یہودی اور عیسائی کافر نہیں ہیں۔ اس کا یہ کہنا صراحتاً قرآن کا انکار ہے اور دعویٰ اسلام کا نہ صرف دعویٰ بلکہ اس کے ماننے والے اب بھی اسے منصب نبوت سے کم نہیں مانتے اس لیے کہ وہ قرآن کا انکار کرے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل کا انکار کرے تو اسے پھر بھی حق پر مانتے ہیں اور جو آدمی اسے نصیحت کرے اور کہے کہ یہ راستہ کفر کا ہے اسلام کا نہیں تو اس کے ساتھ دشمنی اور عداوت رکھتے ہیں۔ حالانکہ اگر گناہوں سے معصوم ہیں تو انسانوں سے صرف اور صرف انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں دوسرے انسانوں سے غلطیاں کوتاہیاں ہو جاتی ہیں اگر منصب نبوت سے کم جانتے تو ضرور غور و فکر کرتے اور حق واضح ہونے کے بعد اس کو نصیحت کرتے اگر مان جاتا تو ٹھیک اگر نہ مانتا تو اپنا رشتہ اس سے ختم کر دیتے لیکن اگر تقاضا ہے تو صرف یہی کہ مسٹر طاہر کو کچھ نہ کہا جائے۔ استغفر اللہ تعالیٰ ربی

بے سوچے کہا جاتا ہے بار بار سوچ

﴿4﴾۔ فرمان الٰہی یٰۤاَھْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ یعنی اے اہل کتاب اللہ کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم خود گواہ ہو (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۷۰)۔

﴿5﴾۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ارشاد گرامی ہے: وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ اور اہل کتاب کا ایک گروہ بولا وہ جو ایمان والوں پر اترا صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور شام کو منکر ہو جاؤ شاید وہ پھر جائیں وَلَا تُؤْمِنُوْۤا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ (آل عمران آیت ۷۲۔۷۳) اور یقین نہ لاؤ مگر اس کا جو تمہارے دین کا پیروکار ہو۔

﴿6﴾۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا فرمان: اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓىٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ لَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (آل عمران آیت ۷۷) جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے اور نہ ان کی طرف

نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اہلِ کتاب کافروں کے عمل کی بعینہٖ اگر کوئی شخص مثال طلب کرے تو مسٹر طاہر اس پر ایسے پورے اترتے ہیں۔ گویا طابق النعل بالنعل یعنی جوتی جوتی کے برابر ہے کہ یہ بھی یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح قرآن مجید کے صراحۃً خلاف اعلان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ کافر نہیں ہیں۔

﴿7﴾۔ فرمانِ باری تعالیٰ ﷻ: وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۶۱) اور جب تمہارے پاس آئیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں۔ اور وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر اور اللہ خوب جانتا ہے جو چھپا رہے ہیں۔

ان کے علاوہ کثیر التعداد آیات ہیں جن میں صراحۃً ان کے کفر کا بیان ہے چونکہ تمام آیات کا ذکر کرنا مقصود نہیں صرف بتانا یہ ہے کہ قرآن مجید نے ان کو کافر فرمایا ہے اور طاہر صاحب صراحۃً ان کے کفر کا انکاری ہے اور صرف اس بنا پر کہ دوسرے کفار اور اہلِ کتاب کفار کے بعض احکام میں فرق ہے اسی فرق کے پیشِ نظر ان کے کفر کا انکاری ہو کر انہیں مسلمان ثابت کرنے کے درپے ہے۔ مگر اللہ جھوٹوں اور دغابازوں کو ننگا کر رہا ہے۔

اب اگرچہ عیسائیوں کا کفر بھی ثابت ہو چکا ہے کہ وہ بھی یہودیوں کے ساتھ اہلِ کتاب میں شامل ہیں لیکن بحیثیت عیسائی ان کے کفر پر بکثرت علیحدہ آیات موجود ہیں اب کچھ ان کا تذکرہ سنیے۔

قرآن مجید میں خصوصاً عیسائیوں کے کفر کا اعلان

﴿8﴾۔ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ

اَلِیْمٌ (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۷۲۔۷۳) بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے اور مسیح نے تو یہ کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب اور تمہارا رب ہے۔ بے شک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اور بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں یہ کہ بے شک اللہ تین خداؤں میں سے ایک ہے۔ اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا" اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے تو جو ان میں کافر مریں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔

حضرت مولانا نعیم الدین خزائن العرفان میں فرماتے ہیں کہ: نصاریٰ کے بہت فرقے ہیں ان میں یعقوبیہ اور ملکانیہ کا یہ قول تھا وہ کہتے تھے کہ مریم نے الٰہ کو جنم دیا اور یہ بھی کہتے تھے کہ الٰہ نے ذات عیسیٰ میں حلول کیا تو وہ ان کے ساتھ متحد ہو گیا تو عیسیٰ الٰہ ہو گئے تَعَالَی اللّٰہُ عَمَّا یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا۔

نیز فرمایا: اکثر مفسرین کا قول ہے کہ تثلیث سے ان کی مراد یہ تھی کہ اللہ اور عیسیٰ اور مریم تینوں الٰہ تھے الٰہ ہونا ان سب میں مشترک ہے۔ متکلمین فرماتے ہیں کہ نصاریٰ کہتے ہیں باپ، بیٹا، روح القدس یہ تینوں ایک الٰہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ یعنی بے شک کافر ہوئے وہ جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۱۷)۔

(9)۔ وَمِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓی اَخَذْنَا مِیْثَاقَھُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُکِّرُوْا بِہٖ فَاَغْرَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَسَوْفَ یُنَبِّئُھُمُ اللّٰہُ بِمَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۱۴) اور وہ جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے ان سے عہد لیا تو وہ بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں تو ہم نے ان کے آپس میں قیامت کے دن تک بیر اور بغض ڈال دیا اور عنقریب اللہ انہیں بتا دے گا جو کچھ کرتے تھے۔

ان کے علاوہ قرآن مجید کی کثیر آیات ان کے کفر پر ناطق ہیں۔

مسٹر طاہر کے بارے میں شرعی حکم

﴿۱﴾۔ مسٹر طاہر ان کو منہاج میں بلا کر اپنی مسجد ان کے لیے کھول دیتا ہے اور کرسمس ڈے پر ان کے ساتھ کیک کھاتا ہے اور ان سے بغل گیر ہو کر اعلان کرتا ہے کہ یہ کافر نہیں ہیں۔ پھر وہاں کہا کہ جو آدمی عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا منکر ہے وہ کافر ہے۔

سوال ہے کہ وہاں کون تھا جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا منکر تھا الحمد للہ مسلمان تو بمع حضرت عیسیٰ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی نبوت پر جب تک ایمان نہ لائیں مسلمان ہو ہی نہیں سکتے۔ ان کو یہ مسئلہ پہلے سے معلوم تھا اور عیسائی بھی بزعم خویش ان کی نبوت پر ایمان کا دعویدار ہے تو اس طرح کے اعلان کی ضرورت کیا تھی؟ ہاں اگر ضرورت تھی تو اس اعلان کی ضرورت تھی کہ جو آدمی حضور ﷺ کی نبوت کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ اس اعلان سے وہ کافر ناراض ہوتے جن کو راضی رکھنا تھا اس لیے بیٹنر ابدلا۔ ان کو دعوت اسلام دینے کی بجائے ان کے کفر کو ہی اسلام کہدیا کہ: ''یہ بی لیورز ہیں کافر نہیں'' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔

﴿۲﴾۔ کفار کے پادریوں کو مسلمانوں کی طرح علماء کہا:۔ کہتا ہے علماء مسلمان ہوں یا مسیحی ان کی طبیعت ایک جیسی ہوتی ہے۔ ظلم و بے حیائی کی انتہا کر دی کہ عیسائیوں کے پادریوں کو بمع صلیب پہنے مسلمان علماء کے برابر لا کھڑا کیا حالانکہ مسلمان غیر عالم مسلمان علماء کے برابر نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں یعنی نہیں ہیں (سورۃ الزمر آیت نمبر ۹)۔ تو کافر عیسائی پادری کیسے علماء کے برابر اور کیسے وہ علماء بن گئے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

﴿۳﴾۔ ماہنامہ منہاج القرآن میں لکھا ہے تحریک منہاج القرآن کے کانفرنس حال میں پروگرام کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے قرآن پاک اور بائبل مقدس کی تلاوت سے ہوا۔ تحریک منہاج القرآن کے نائب امیر بریگیڈیر (ر) اقبال احمد خان نے استقبالیہ کلمات پیش کیے اس کے بعد شاہین مہدی اور منیر بھٹی نے کرسمس کے گیت گائے اور مسیحی برادری کی نظمیں

پڑھیں۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر رحیق احمد عباسی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم پیدائش منانا ہمارے ایمان کا حصہ ہے (ماہنامہ منہاج القرآن فروری 2008ء صفحہ 73)۔

مسلمان تمام آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں لیکن موجودہ بائبلوں کو قرآن مجید نے محرف شدہ قرار دیا ہے جو خدا کا کلام نہیں اسکو قرآن مجید کے مساوی لاکر قرآن کے مقابلے میں اسکی تلاوت۔ یہ قرآن مجید کی ہتک اور تکذیب ہے۔ اس وقت قرآن مجید کا کیا حال ہوگا۔ قرآن زبان حال سے چیخ چیخ کر فریاد کر رہا ہوگا کہ واہ لو جنتریاں والو پہلے عیسائیوں پادریوں کو علماء کے برابر کر کے انکی عزت پر ہاتھ صاف کیے ہیں اور اب بائبل محرف کو میرے مقابل لا کر میری تکہ بوٹی کردی۔ اور میرے ساتھ تو نے وہ سلوک کیا جو مشرکین نے کیا کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ :
اَلَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِیْنَ وہ جنہوں نے کلام الٰہی کو تکے بوٹی کرلیا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

غیر مسلموں کے تہواروں میں شریک ہونا اور ان کے تہواروں کی تعظیم کرنا علماء کرام کی تصریح کے مطابق کفر ہے۔ اور آپ لوگوں نے ادارہ منہاج میں خود کرسمس کی تقریب منعقد کی اور عیسائی پادریوں کو دعوت دی اور وہ مع صلیب آئے۔ آپ سے تو وہ اگرچہ کافر ہیں مذہباً قوی نکلے کہ اپنے کفری عقیدے کے مطابق صلیب پہن کر آئے اور آپ کے منہ پر طمانچہ رسید کیا کہ تو ہے کہ اپنے مذہب کے خلاف کرسمس بھی منا رہا ہے اور ہمارے کافر ہونے سے اعلانیہ انکار بھی کر رہا ہے لیکن ہم آپکی طرح تقیہ نہیں کرتے بلکہ تمہارے قرآن کا انکار کرتے ہوئے صلیب پہن کر آئے ہیں اور پھر رحیق خان کا اعلان تو نہلے پر دہلا ہے کہ عیسائیوں کا تہوار کرسمس ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ وہ منہاجیوں کا ایمان ہوگا کہ کافروں صلیبیوں کا تہوار انکے ایمان کا حصہ ہے۔ الحمد للہ مسلمان کفار کے تہواروں سے سخت بیزار ہیں اور اسکے کفر ہونے میں ذرا بھی شک نہیں رکھتے۔

اس مختصر تحریر سے واضح ہوگیا کہ مسٹر طاہر نہ صرف وہ بلکہ اس کے شرکاء قرآن مجید کی ان تمام آیات کے منکر ہیں جن میں یہودیوں اور عیسائیوں کو کافر قرار دیا گیا ہے اور کافروں سے ایوارڈ وصول کیے اور خوشی سے کیک کاٹے اور ان سے دعا کروائی یہ تمام کاروائی کفر وارتداد ہے اور مسٹر طاہر اسلام کے بعد کافر ہو چکا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

آج کل بعض لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہیں گے، یہ بات غلط ہے۔ کیا یہود و نصاریٰ میں اسلامی اعمال کے مماثل کوئی بات نہیں پائی جاتی حالانکہ قرآن حکیم میں انہیں کافر کہا گیا ہے بلکہ بات یہ ہے کہ علماء نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان نے ایسی بات کہی جس کے بعض معانی اسلام کے مطابق ہیں تو اس کو کافر نہ کہیں گے، اس کو ان لوگوں نے الٹا رنگ دے دیا گیا ہے اور یہ بات بھی پھیلی ہوئی ہے کہ ہم تو کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے۔ ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا۔ یہ نظریہ بھی غلط ہے کیونکہ قرآن مجید نے کافر کو کافر کہا۔ پھر تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہنا چاہیے تمہیں کیا معلوم کہ ایمان پر مرے گا کہ نہیں۔ خاتمہ کا حال تو خدا جانے۔ مگر شریعت نے کافر و مسلم میں امتیاز رکھا ہے اگر کافر کو کافر نہ کہا جائے تو کیا اس کے ساتھ وہی معاملات کرو گے جو مسلم کے ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ بہت سے امور ایسے ہیں جن میں کفار کے احکام مسلمانوں سے بالکل جدا ہیں (بہار شریعت حصہ نہم صفحہ ۱۴۲)۔

مسٹر طاہر صاحب کا فر و مرتد قرار پائے۔ اب ان لوگوں کی اپنی نام نہاد وسعتِ قلبی کو ایک طرف رکھتے ہوئے قرآن مجید اور احادیث اور فقہاء کرام کی تصریحات ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ کریں کہ آپ ان دلائل کے ہوتے ہوئے شریعت کا حکم مانیں گے یا مسٹر کے دفاع کو ترجیح دیں گے۔ وَمَا تَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

قرآنی آیات سے فیصلہ

﴿1﴾۔ قرآن مجید کی آیات اولاً ذکر کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ﷻ نے ارشاد فرمایا: وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۲۱۷) تم میں جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور کفر کی حالت میں مرے اس کے تمام اعمال دنیا آخرت میں رائیگاں ہیں اور وہ لوگ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

﴿2﴾۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۵۴) اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے تو عنقریب اللہ ایک ایسی قوم لائے گا جو اللہ کو محبوب ہوگی اور وہ اللہ کو محبوب رکھے گی مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہوگی اور وہ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے اور یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

﴿3﴾۔ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (سورۃ توبہ آیت نمبر ۶۵، ۶۶) تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ تم تمسخر و ہنسی کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔

عیسائیوں کے کفر کا منکر ہو کر مسٹر طاہر نے بھی اللہ تعالیٰ ﷻ اور حضور ﷺ کی تکذیب کی وہ فرمائیں یہ کافر ہیں یہ بکتا ہے نہیں معاذ اللہ۔ صراحتاً لازم کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان صادق نہیں اور رسول اللہ فرمائیں یہ کافر اور یہ کہتا ہے کہ نہیں تو اس نے صراحتاً اللہ اور رسول کو جھوٹا کہا اور جو اللہ تعالیٰ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ کو جھوٹا کہے وہ ضرور کذاب اور کافر و مرتد ہے۔ تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُوْلُ الظَّالِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

حدیث شریف سے فیصلہ

صحیح بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا اَحَدُ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ، اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِى، وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ (بخاری حدیث نمبر ۶۸۷۸، مسلم حدیث نمبر ۴۳۷۵، ترمذی حدیث نمبر ۱۴۰۲، سنن النسائی حدیث نمبر ۴۰۱۶، ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۵۳۴)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کسی

ایسے آدمی کا خون حلال نہیں ہے جو لا الہ الا اللہ کی اور میرے اللہ کا رسول ہونے کی گواہی دیتا ہو۔ سوائے تین آدمیوں کے۔ جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی، اپنے دین کو ترک کرنے والا جماعت کو چھوڑنے والا۔

بحرالرائق شرح کنز الدقائق میں ہے کہ اگر کوئی شخص حدیث متواتر کا رد کرے یا کہے کہ میں نے بڑی حدیثیں سنی ہیں تو وہ شخص کافر ہو جاتا ہے (بحرالرائق جلد ۵ صفحہ ۲۰۵۔۲۰۴)۔ تو اس شخص کے بارے کیا خیال ہے جو قرآن کا انکار کر رہا ہے؟ اصل عبارت یوں ہے لو ہو ردہ حدیثا مرویا ان کان متواترا او قال علی وجہ الاستخفاف سمعنا کثیرا ۔ جو شخص حدیث متواتر کو رد کرے اذا انکر الرجل آیۃ من القرآن او تسخر الخ یا کہے کہ میں نے بڑی حدیثیں سنی ہوئی ہیں تو کافر ہو جائے گا۔ تو قرآن کا منکر بطریق اولیٰ کافر ہو جائے گا۔

فتاویٰ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۲۶۵ من انکر المتواتر فقد کفر یعنی جو شخص حدیث متواتر کا انکار کرے تو کافر ہے۔ اب صراحۃً منکرِ قرآن کا حکم فتاویٰ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۲۶۶ اذا انکر الرجل آیۃ من القرآن او تسخر بایۃ من القرآن و فی الخزانۃ او عاب کفر کذا فی التتار خانیہ ۔ جب آدمی قرآن مجید کی آیت کا انکار یا قرآن کی کسی آیت سے مسخرہ پن اختیار کرے اور فتاویٰ خزانہ میں ہے کہ کسی آیت کو عیب لگائے تو کافر ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے۔

بحرالرائق شرح کنز جلد ۵ صفحہ ۲۰۵ ویکفر اذا انکر آیۃ من القرآن او سخر بایۃ منہ یعنی جو شخص قرآن کی آیت کا انکار کرے یا کسی آیت سے مسخری کرے تو کافر ہو جائے گا۔

جو شخص یہود و نصاریٰ کے عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے تو جس شخص نے صراحۃً ان کے کفر کا انکار کیا اور ان کو مسلمان کہا تو اسے ان کے عذاب میں صرف شک نہیں بلکہ عدمِ عذاب کا یقین ہے وہ کیوں کافر نہ ہوگا چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: عن ابن سلام رحمہ اللہ فی من یقول لا اعلم ان الیہود و النصاریٰ اذا بعثو ھل یعذبون بالنار افتی جمیع مشائخنا و مشائخ بلخ بانہ یکفر کذا فی العتابیہ یعنی ابن سلام علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ جو شخص کہے کہ مجھے کوئی علم نہیں کہ یہود اور عیسائی جب دوبارہ اٹھائے جائیں گے تو

کیا انہیں نار میں عذاب دیا جائے گا۔ تو فرمایا: ہمارے سب مشائخ اور بلخ کے مشائخ نے فتویٰ دیا ہے کہ یہ شخص کافر ہو جائے گا۔ اور اسی طرح فتاویٰ عتابیہ میں مذکور ہے۔

اسی طرح بحرالرائق جلد۵ صفحہ۲۰۶ پر بھی یہ فتویٰ مذکور ہے یکفر بقوله لا اعلم ان الیهود و النصاریٰ اذا بعثو هل یعذبون بالنار کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں نہیں جانتا کہ مرنے کے بعد زندہ ہونے پر یہودی اور عیسائی عذاب کیے جائیں یا نہیں۔

بہار شریعت حصہ۹ صفحہ۱۴۹ پر فرمایا کہ قرآن کی کسی آیت کو عیب لگایا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے۔ اور مسٹر طاہر نے تو صراحۃً خدا اور رسول کے کلام کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ ﷻ اور رسول کریم ﷺ کی تکذیب کی اس لیے یہ شخص دائرہ اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہے۔

مزید صفحہ۱۵۰ پر لکھتے ہیں: کفار کے میلوں اور تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے (بہار شریعت جلد۹ صفحہ۱۵۰)۔ اور منہاجیوں اور مسٹر طاہر نے ان کو اپنے گھر بلا کر ان کا مذہبی تہوار کرسمس منایا اور کافروں سے اتحاد و یگانگت کر کے اسلام اور مسلمانوں کی توہین کی۔ اعاذنا الله من هذه الخرافات

فتاویٰ عالمگیری صفحہ۲۷۶ پر مرقوم ہے یکفر بقوله النصرانية خیر من المجوسية اور اسی طرح اگر کہے النصرانية خیر من الیهودية کہ عیسائیت مجوسیت سے افضل ہے اور عیسائیت یہودیت سے افضل ہے تو کافر ہو جائے گا۔

اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمت اللہ علیہ لکھتے ہیں: امام علامہ قاضی عیاض قدس سرہ شفا شریف میں فرماتے ہیں: الاجماع علی کفر من لم یکفر احدا من النصاریٰ و الیهود و کل من فارق دین المسلمین او وقف فی تکفیرهم او شك قال القاضی ابوبکر لان التوقیف والاجماع اتفقا علی کفرهم فمن وقف فی ذالك فقد کذب النص و التوقیف (او شك) فیه و التکذیب والشك فیه لا یقع الا من کافر یعنی اجماع ہے اس کے کفر پر جو کسی نصرانی یہودی خواہ کسی ایسے شخص کو جو دین اسلام سے جدا ہو گیا، کافر نہ کہے یا اس کے کافر کہنے میں توقف کرے یا شک

لائے امام قاضی ابوبکر باقلانی نے اسکی وجہ یہ فرمائی کہ نصوص شرعیہ واجماع امت ان لوگوں کے کفر پر متفق ہیں تو جوان کے کفر میں توقف کرتا ہے وہ نص و شریعت کی تکذیب کرتا یا اس میں شک رکھتا ہے اور یہ امر کافر ہی سے صادر ہوتا ہے (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۱۷۷ مطبوعہ آرام باغ)۔

مسٹر طاہر نے ان کفار کو مسلمانوں کے مقابل کر دیا اور ان کے کفری مذہب کو اسلام قرار دے دیا تو وہ کافر کیوں نہ ہوا بلکہ یقیناً قطعاً کافر و مرتد قرار پایا۔ استغفر اللہ۔

ذمہ دار علماء اور سنجیدہ مبلغین اسلام پر واجب ہے کہ اس ظالم بد بخت کے خلاف علمی طور پر اعلان جنگ کر دیں اور نام لے لے کر اسکی تردید کریں تا کہ شرق سے غرب تک اٹھتی ہوئی آواز کے سامنے اسکے تحریکی بد معاش بے بس ہو کر رہ جائیں۔ یاد رکھیے ایسے شخص کا نام لے لے کر رد کرنا واجب ہے۔ اس پر فرعون نمرود ابولہب جیسے لوگوں کے نام والی آیات، ماخرج یا فلان فانك منافق جیسی احادیث اور رجال کی کتب میں کذابوں کی فہرست وغیرہ صریحاً بول رہی ہیں۔ لہٰذا بزدلی چھوڑ کر میدان میں اترنا ہوگا ورنہ اسلامی تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔

حرفِ آخر

اب ہم انتظار کریں گے کہ ادارہ منہاج سے منسلک فضلاء اور تمام شرکاءِ منہاج کب یہ اعلان کرتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرتے ہوئے کافر و مرتد ہو چکا ہے ہم بھی اس کے ساتھ اعلانِ جنگ کرتے ہیں اور اس سے اپنا تعلق ختم کرتے ہیں اور اسکی شخصیت کا دفاع کرنے کی بجائے اپنی عاقبت کی فکر کرتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

هذا عندی واللّٰہ سبحانه و تعالیٰ اعلم۔

کتبہ ابو الابرار محمد فضل رسول السیالوی

خادم مدرسہ نقشبندیہ مدرسۃ العلوم غوثیہ رضویہ اندرون بھلوال ضلع سرگودھا

۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ بمطابق 13 اپریل 2011ء